تبصرہ نگار: اختر راہی۔ ایم اے

تعارف
تبصرۂ کتب

تبصرہ کے لئے
ہر کتاب کے
دو نسخے
بھیجنا ضروری ہیں

تبلیغی جماعت کا تاریخی جائزہ | مؤلف: محمد ایوب قادری۔ ناشر: مکتبہ معاویہ لیاقت آباد کراچی۔[19]
کتابت و طباعت عمدہ۔ خوبصورت سرورق۔ قیمت مجلد ۹/ روپے۔ بلا جلد ۷/ روپے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں فاضل مؤلف محمد ایوب قادری نے تبلیغی جماعت کی خدمات کا جائزہ پیش کیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے خلوص کا نتیجہ ہے کہ دعوت و تبلیغ کی یہ تحریک برِّصغیر ہند و پاک سے نکل کر جاپان، عرب ممالک اور دیارِ مغرب میں امریکہ و انگلستان تک پھیل گئی ہے۔ اگرچہ تبلیغی جماعت کا نہ کوئی پروپیگنڈہ لٹریچر ہے اور نہ اشتہار بازی ہوتی ہے، مگر یہ اس دعوت کا اخلاص اور للہیت ہے کہ اسلام کے دیوانے پروانہ وار اپنے کام میں مصروف ہیں۔

فاضل مؤلف نے برِّصغیر میں مسلمانوں کی آمد اور اشاعتِ اسلام کی مختصر تاریخ پیش کی ہے۔ اور اس سلسلے میں اسلام قبول کرنے والے راجپوت خاندان کی سرگزشت پر روشنی ڈالی ہے۔ میوات جہاں تبلیغ و دعوت کی زیرِ تبصرہ تحریک کا آغاز ہوا۔ یہاں ابتداہی سے علماء و صوفیا اسلام کی تبلیغ کرتے رہے ہیں اور سیاسی طور پر غیاث الدین بلبن کے عہد سے مغلیہ خاندان کے خاتمے تک میوات کا مرکزی حکومت سے تعلق قائم رہا مگر اس کے باوجود میوات میں اسلام قبول کرنے والوں کی زندگیاں مکمل طور پر اسلامی رنگ میں نہ رنگی جا سکیں۔ مولانا علی میاں مدظلہٗ نے میو قوم کے دینی تنزّل، اخلاقی انحطاط اور اسلام سے بے گانگی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"میو برائے نام مسلمان ہیں۔ ان کے اور ہندوؤں کے بعض دیوی دیوتا اور تہوار مثلاً ہولی، دیوالی اور جنم اشٹمی مشترک ہیں۔ شادی میں پنڈت بھی آتا ہے۔ اماوس کو تعطیل ہوتی ہے۔ ہنومان کے نام کا چبوترہ بناتے ہیں۔ لباس بھی ہندوانہ ہے۔ مرد زیور پہنتے ہیں۔ اپنی عادات میں آدھے ہندو اور بڑے ڈھیلے ڈھالے لاپرواہ مسلمان ہیں۔ سالار مسعود غازی کی زیارت کے لئے بہرائچ جاتے ہیں، مگر حج کو

کبھی نہیں جاتے۔ لڑکیوں کو ترکہ کبھی نہیں ملتا۔ بچوں کے ملے جلے اسلامی اور ہندوانہ نام رکھتے ہیں۔ ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست بھی ہیں۔ شگون بہت لیتے ہیں۔ غارت گری اور رہزنی ان کا پیشہ ہے۔ (مولانا الیاس کی بعوث ص۸۰)

انگریزی تعلیم کے اثرات سے برّصغیر کے ہندوؤں میں تجدید و اصلاح کی تحریکیں شروع ہوئیں۔ چنانچہ برہمو سماج، دیو سماج، تھیوسوفیکل سوسائٹی وغیرہ وجود میں آئیں۔ جن تحریکوں میں اسلام اور عیسائیت کے اثرات نمایاں تھے۔ بعد ازاں دیانند سرسوتی نے "آریہ سماج" کی بنیاد رکھی جس نے قدیم ہندو معاشرت اور تمدّن کے احیاء کو اپنا مقصود قرار دیا۔ جلد ہی آریہ سماج نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنا دشمن نمبر ایک تصور کر لیا۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کو دوبارہ بنانے یعنی شدھ کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ ۱۹۲۲ء میں آریہ سماج کے سوامی شردھانند نے مغربی یو۔پی کے اضلاع متھرا، بھرت پور، آگرہ وغیرہ میں ہندومت کی تبلیغ شروع کر دی اور میواتی مسلمانوں کو اسلام سے دور ہونے کی وجہ سے اپنی یلغار کا نشانہ بنایا۔ مگر چنداں کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب مسلمانوں کی جوابی تبلیغ تھی۔

مولانا اسماعیل کاندھلوی نے آریہ سماجیوں کی ان سرگرمیوں کے پیشِ نظر تبلیغ اسلام کی تحریک کا آغاز کیا۔ انہیں ابتدا ہی سے میواتیوں میں تبلیغ اسلام کی تحریک کا آغاز کیا۔ انہیں ابتدا ہی سے میواتیوں میں اسلام کی تبلیغ کا احساس تھا۔ ان کا میواتیوں سے تعلق اس طرح قائم ہوا کہ:

"ایک مرتبہ وہ اس فکر میں تھے کہ کوئی مسلمان آتا جاتا مل جائے کہ اس کے ساتھ جماعت سے نماز ادا کر لی جائے۔ اتفاق سے چند مسلمان آتے ہوئے دکھائی دیئے ان سے دریافت کیا کہ کہاں جا رہے ہو۔؟ انہوں نے بتایا کہ مزدوری کرنے جا رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اگر اتنی مزدوری یہیں مل جائے تو جانے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے منظور کیا۔ مولوی صاحب ان کو مسجد میں لے آئے۔ نماز سکھانے، قرآن پڑھانے لگے اور ان کو یومیہ مزدوری دینے لگے۔ جب ان کو نماز کی عادت پڑ گئی تو مزدوری چھوٹ گئی"۔ ص۸۳

مولانا اسمٰعیل کاندھلوی نے دینی مدرسہ قائم کر کے میواتی مسلمانوں کی تربیت کا انتظام کر دیا۔ جس سے مولانا عبدالسبحان میواتی اور حاجی عبدالرحمٰن جیسے علماء پیدا ہوئے۔ مدرسہ مولانا اسمٰعیل کی وفات کے بعد ان کے فرزند مولانا محمدؒ کے زیرِ اہتمام چلتا رہا۔ مولانا محمدؒ صاحب کی وفات کے بعد مدرسہ

کا انتظام مولانا الیاسؒ کے سپرد ہوا جو مولانا محمدؒ صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔

مولانا محمد الیاسؒ نے دہلی کے مدرسہ کے علاوہ میوات میں تقریباً ستو مکتب قائم کئے۔ اور اصلاح و تبلیغ کا آغاز ہوا۔ ۲ر اگست ۱۹۳۴ء کو مولانا نے ایک سو سات میواتی مسلمانوں پر مشتمل ایک پنچائت قائم کی جس نے اسلام کی تعلیمات کو پھیلانے اور اپنی زندگی میں برتنے کا وعدہ کیا اور درحقیقت یہی موجودہ تبلیغی جماعت کا آغاز ہے۔ ۱۲ر جولائی ۱۹۴۴ء کو مولانا محمد الیاسؒ فوت ہوئے تو جماعت کی امارت ان کے فرزند سعید مولانا محمد یوسف کو سونپی گئی انہوں نے تحریک کو عام کرنے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے بھرپور جہد و سعی کی جس کا ثمر ہر شخص دیکھ رہا ہے۔

انہی تحریکی مراحل کی مفصل روداد زیر تبصرہ کتاب ہے، ہندوستان میں اسلام کی سرگزشت کے سلسلے میں یہ کتاب ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔ تاریخ اسلام سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

آسان مدنی قاعدہ | مؤلف، قاری محمد سلیمان۔ ناشر: مدرسہ تعلیم القرآن موتی مسجد چھوٹی الیسٹ کیمبل پور۔ کتابت و طباعت: گوارا۔ قیمت: ۵۰ پیسے۔ زیر نظر قاعدہ فاضل مؤلف نے ناظرہ قرآن حکیم کی تدریس کے لئے ترتیب دیا ہے۔ اسباق کے ساتھ وضاحتی مشقیں موجود ہیں اساتذہ کیلئے موزوں مشورے اور بہترین تجاویز فاضل مؤلف کے تجربے کی شاہد ہیں۔ تجوید قرآن کے بنیادی اصول سادہ اور دلنشیں انداز میں سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ قاری صاحب مرتب کردہ یہ قاعدہ مبتدیوں کی ضروریات بخوبی پوری کرتا ہے۔ (اختر راہی)

محکمۂ اوقاف پنجاب کے تبلیغی رسائل | محکمۂ اوقاف مغربی پاکستان حال پنجاب اصلاح معاشرہ اور دینی مسائل کی ترویج کے سلسلہ میں مفید تبلیغی، واصلاحی لٹریچر شائع کرتی رہتی ہے۔ اب تک ہمارے سامنے حسب ذیل رسائل آچکے ہیں۔ (الف) مومن کا قتل عمد۔ از ایم اے خان۔ (ب) اصلاح معاشرہ از عبدالغفار اثرؔ (ج) ارکان اسلام از مولانا محمد بخش مسلم۔ (د) عقائد اسلام از مولانا محمد بخش مسلم۔ (ھ) مسجد اور اسلامی سوسائٹی میں اسکا کردار۔ از غازی بن صبیح مجاہد۔ (و) حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ مصنفہ طفیل محمد سالک۔ (ز) فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ۔ بعض سنی مکاتب فکر کے درمیان نزاعی مسائل مولود شریف، فاتحہ مروجہ، عرس، سماع، غیر اللہ کو پکارنا، جماعت ثانیہ، امکان نظیر و امکان کذب کے بارے میں حضرت حاجی صاحب کا نہایت عادلانہ اور حکیمانہ فیصلہ۔ یہ مختصر رسالہ کوزہ میں دریا کا مصداق ہے۔ محکمۂ اوقاف ایسے وقیع کتابچہ اور دیگر اصلاحی مطبوعات پر تحسین کا مستحق ہے۔ (سمیع الحق)